قرآنی بیان

لمبی زندگی کے فضائل

(پارہ:1، سورۃ بقرۃ:96)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور
شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت
مساجد کے لئے

20-JUNE-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

FOR ISLAMIC BROTHERS

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
20جون،2025ء(23ذُوالحجّہ،1446ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:96)

لمبی زندگی کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. صحابیِ رسول کا شوقِ شہادت صفحہ:6

✿.. کم عمر مگر بلند رُتبہ شخصیات صفحہ:10

✿.. زندگی کی 4 اقسام صفحہ:12

✿.. بڑھاپا نُور ہو جائے گا صفحہ:16

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے دِن میرے قریب تر وہ ہو گا، جِس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

گر پڑھیں صدقِ دل سے، کافی ہے | جُملہ حاجات کو درود شریف
پائیں گے چار پُشت تک برکت | دل سے بھیجیں گے جو درود شریف[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَیٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ یَوَدُّ اَحَدُ هُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۠﴿۹۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:96)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ

---

1 ...ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:144، حدیث:484۔

2 ...نورِ ایمان، صفحہ:39۔

جینے کی ہَوَس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش
اُسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے، حالانکہ اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب
سے دور نہ کرسکے گا اور اللہ اُن کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:96 سُننے کی سعادت حاصِل کی۔ میں پہلے آیتِ کریمہ کا خُلاصہ اور مفہوم عرض کرتا ہوں، پِھر اِس آیت سے ملنے والے سبق سیکھنے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

آیتِ کریمہ کا پسِ منظر کچھ یُوں ہے کہ بنی اِسرائیل جو پیارے مَحْبُوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زِندگی مبارَک میں موجود تھے، اُنہیں مختلف انداز سے سمجھایا گیا، اِسلام کی دعوت دی گئی مگر یہ کسی طرح ماننے کو تیار نہ ہوئے۔

یہ حق جانتے تھے، اِس کے باوُجود کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہوئے، کیوں؟ اِس کی بہت سی وُجُوہات تھیں، ایک وجہ یہ تھی کہ اُن کا کہنا تھا کہ آخرت ہماری ہے، یعنی ❁ ہم نبیوں کی اَوْلاد ہیں ❁ اَہْلِ کتاب ہیں ❁ ہزاروں اَنبیائے کرام علیہم السَّلام ہم بنی اسرائیل میں تشریف لائے، لہٰذا ہم چاہے جو بھی کرتے رہیں، اِسلام قبول کریں یا نہ کریں، ہر صُورت میں جنّت میں تو ہم نے ہی جانا ہے۔

اُن کے اِس دَعوے پر اللہ پاک نے فرمایا: اگر بات ایسی ہے، آخرت میں انہیں اِنعامات ہی اِنعامات ملیں گے، پِھر تو چاہئے کہ یہ موت سے نہ ڈرا کریں۔ مگر یہ موت سے

ڈرتے ہیں بلکہ زندگی کے حَرِیص (یعنی لالچی) ہیں۔ اِرشاد ہوا:

وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَیٰوةٍۚۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْاۚۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍۚ

(پارہ:1، البقرۃ:96)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے۔

یعنی یہ بنی اسرائیل زِندہ رہنے کی اِنتہائی حِرْص (لالچ) رکھتے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ ہم پکّے جنّتی ہیں، حال یہ ہے کہ آخرت کی طرف رَغبت ہی نہیں رکھتے۔ ہمیشہ دُنیا ہی میں رہنے کے خواہش مند ہیں۔

دوسری طرف مُشْرِک لوگ ہیں، جو آخرت کو مانتے ہی نہیں ہیں، اُن کے نزدیک تو یہ دُنیا ہی ایک زندگی ہے بس۔ اِس کے بعد کی زندگی کو وہ مانتے ہی نہیں ہیں۔ وہ مُشْرِک زِندگی کے جتنے حَرِیص ہیں، یہ بنی اِسرائیل آخرت کو مانتے بھی ہیں، جنّتی ہونے کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں، اِس کے باوُجود مشرکین سے بھی زیادہ زندگی کی حِرْص رکھتے ہیں۔[1] مگر یاد رکھو...!!

وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ۠ (۹۶)

(پارہ:1، البقرۃ:96)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: حالانکہ اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کرسکے گا اور اللہ ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

یعنی محض اِس دُنیا میں سالہا سال تک زِندہ رہنا عذاب سے بچا نہیں سکے گا۔ موت بہر حال آنی ہی آنی ہے۔ ایسا نہیں ہوگا کہ فُلاں چونکہ 2 ہزار سال زندہ رہا، لِہٰذا اُسے بخش دیا

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:92، جلد:1، صفحہ:567۔

جائے، فُلاں چونکہ 50 سال زندہ رہا، اُس کی پکڑ ہو جائے۔ اللہ پاک ان کے سب اعمال کو دیکھتا ہے، ہر ایک کو اُس کی زندگی کی نہیں بلکہ زندگی میں کمائے گئے اَعْمال کی جزا دی جائے گی۔

ایک دن موت آکر رہے گی ضرور	اِس کو تم مجرِمو! کچھ سمجھنا نہ دور
بعدِ مَرْدَن(موت) نہ پاؤ گے کوئی سُرور	ایسے ہو جائے گا خاک سارا غُرور(1)

مرنے سے گھبرانا بُری بات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ پر ذرا غور فرمائیں؛ یہاں بنی اسرائیل کی اِس بات پر مذمّت کی گئی ہے کہ یہ لوگ مرنے سے گھبراتے ہیں، لمبا عرصہ دُنیا میں رہنے کی تمنّا رکھتے ہیں۔ یہ بُری بات ہے۔

(1): ایک ہے؛ قبر کا، وہاں کے امتحان کا، ہولناک عذابات کا خوف، پھر میدانِ محشر میں اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خوف، یہ الگ چیز ہے، یہ تو اچھا ہے، یہ خوف تو ہونا چاہئے بلکہ یہ خوف نہ ہونا بُرا ہے (2): دوسرا ہے؛ اس دُنیا کی زندگی سے محبّت، اس محبّت کی بنیاد پر موت کا خوف کہ میں مر جاؤں گا، ہائے اگر مر گیا تو میرے مال و دولت، گھر، گاڑی وغیرہ کا کیا بنے گا۔ یہ خوف بُرا ہے۔ موت زندگی کے اِختِتام کا نام نہیں ہے، موت تو ایک سیڑھی ہے، اس سیڑھی سے گزریں گے، تبھی تو قبر میں مَحْبوبِ ذِیشان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا جَلوہ دیکھیں گے۔ موت کے بعد ہی تو اُخْرَوِی اِنعامات کا سلسلہ شروع ہو گا اور اللہ پاک کا دِیدار بھی تو مرنے کے بعد ہی ہونا ہے۔

مَوت تَجْدِیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے	خواب کے پردے میں بیداری کا اِک پیغام ہے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 654۔

وضاحت: مَذاقِ زِندگی : یعنی زندگی کا لطف، سرور۔ مطلب یہ ہے کہ موت فانِی زندگی کے عارضی لُطف سے نکال کر حقیقی زندگی کے حقیقی سُرور سے مِلا دیتی ہے۔ یہ دُنیا گویا ایک خواب ہے، موت اُس خواب سے نکل کر حقیقت کی طرف بڑھ جانے کا پیغام دیتی ہے۔

دورِ حاضِر کی 2 بُرائیاں

حدیثِ پاک میں ہے: پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قریب ہے کہ سب قومیں تم پر ایسے حملہ آور ہوں گی، جیسے ایک پلیٹ پر کھانے والے جھپٹتے ہیں۔ عرض کیا گیا: کیا اُس وقت ہماری تعداد کم ہو گی؟ فرمایا: نہیں۔ اُس وقت تمہاری تعداد بہت ہو گی لیکن دُشمن کے دِلوں سے تمہارا خوف ختم کر دیا جائے گا اور تمہارے دِلوں میں وَہْن ڈال دیا جائے گا۔ سُوال ہوا: وَہْن کیا ہے؟ فرمایا: حُبُّ الدُّنْیَا، وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ یعنی دُنیا کی محبّت اور موت کو بُرا جاننا۔ (1)

اللہُ اکبر! معلوم ہوا: موت سے گھبرانا بہت بُری بات ہے۔ یہ وہ عیب ہے جب مسلمان کے دِل میں آجائے تو اُس کی تنزُّلی کے دِن شروع ہو جاتے ہیں۔

صحابئِ رسول کا شوقِ شہادت

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں اور ہم میں ایک بنیادی فرق یہی ہے، آج ہم لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان قبر و آخرت کا خوف تو رکھتے تھے، مرنے سے نہیں ڈرتے تھے۔ غزوۂ اُحد کا موقع تھا، غیر مُسلموں کے ساتھ لڑائی چل رہی تھی، اِس دوران ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کھڑے ہوئے، ان کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں اور مزے

1 ...ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی اہل الاسلام، صفحہ:685، حدیث:4297۔

سے کھا رہے تھے، کھجوریں کھاتے کھاتے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں ابھی غیر مُسلموں کے ساتھ لڑوں اور لڑتے لڑتے شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانہ کیا ہو گا؟ فرمایا: تم شہید ہوئے تو جنّت میں جاؤ گے۔ اُن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا جذبہ...!! سُبْحٰنَ اللہ! ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں، وہ ساری کھانا بھی گوارا نہیں کیا، کھجوریں وہیں چھوڑیں، میدان میں اُترے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جیسا جذبہ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ بہر حال! موت سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

موت تو تحفہ ہے

بَیْہقی شریف میں روایت ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تُحۡفَةُ الۡمُؤۡمِنِ الۡمَوۡتُ مسلمان کا تحفہ موت ہے۔[2]

حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: موت مسلمان کو ربّ کا تحفہ ہے کیونکہ یہ ربّ سے ملنے اور جنّت میں پہنچنے کا ذریعہ ہے مگر یہی موت غیر مسلم کے لیے مصیبت ہے کیونکہ مسلمان کا مَحْبوب ربّ ہے اور غیر مسلم کی مَحْبوب دنیا، موت مؤمن کو مَحْبوب سے مِلاتی اور غیر مسلم کو اس کے مَحْبوب سے چھڑاتی ہے۔[3]

نبی کے عاشِقوں کو موت تو انمول تحفہ ہے | کہ اُن کو قبر میں دیدارِ شاہِ اَنبیا ہو گا

---

1 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشہید، صفحہ: 757، حدیث: 1899۔

2 ...شعب الایمان، باب فی الصبر...الخ، فصل فی ذکر ما فی...الخ، جلد: 7، صفحہ: 117، حدیث 9884۔

3 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 440۔

گنہگار کیا کرے...؟

پیارے اسلامی بھائیو! موت تحفہ ہے۔ اِس سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ مرنے کی تیاری کرنی چاہئے۔ موت کا تو وقت مقرر ہے، جب آنی ہے، اُس وقت آنی ہی ہے، نہ ایک سیکنڈ پہلے آئے گی، نہ بعد میں۔ لہٰذا موت کی تیاری میں لگ جانا چاہئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں ایک سوال ہوا، کسی نے عرض کیا: عالی جاہ...!! کہا جاتا ہے کہ موت کے لیے خوشی سے تیار رہنا چاہئے مگر بندہ ہو گنہگار، ڈر ہو کہ قبر میں اُتر کر پھنس جاؤں گا، اس لیے مرنے سے ڈرتا ہو تو کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑا خوبصُورت جواب دیا، فرمایا: اسے چاہئے کہ گُناہوں سے تَوبَہ کرے اور (چونکہ موت بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کا ذریعہ ہے، لہٰذا) موت کے لیے خوشی سے تیار رہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی پیاری نصیحت ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

ہے وہی تیرے زمانے کا اِمامِ برحق
جو تجھے حاضِر و مَوجُود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دِکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے

وضاحت: یعنی تمہارے زمانے کا اِمام وہ ہے جو تمہیں اس دُنیا کی ظاہِری چمک دمک سے بیزار کر دے، دُنیا کی محبّت تمہارے دِل سے نکال دے، تمہیں یہ سمجھا دے کہ موت زندگی کا اِختتام نہیں بلکہ محبوب کی بارگاہ میں حاضِری کا وقت ہے، یہ بات سمجھا کر تمہیں موت کا تمنّائی بنا دے۔

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ: 3، صفحہ: 379 بتغیر قلیل۔

لمبی زندگی اچھی ہے

یہاں ایک وضاحت کر دُوں؛ مرنے سے ڈرنا نہیں ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم موت کی تمنّا کرنا شروع کر دیں۔ موت کی تمنّا نہیں کرنی، مرنے کی دُعا کرنا منع ہے۔

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ

تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، نیک اس لیے کہ شاید وہ (نیکیاں) بڑھالے اور بدکار اس لیے کہ شاید وہ توبہ کرلے۔(1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَصل اہمیت اَعْمال کی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل ہزاروں سال دُنیا میں جینے کی تمنّا رکھتے تھے لیکن جنّت کمانے کی فِکْر نہیں کرتے تھے، جہنّم سے بچنے کی فِکْر نہیں کرتے تھے، اللہ پاک کی رضا والے کام نہیں کرتے تھے، لہٰذا قرآنِ کریم نے اس کو بُرا شُمار کیا۔ پھر آخر میں تنبیہ فرمائی:

وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:96)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: حالانکہ اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کرسکے گا اور اللہ ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

یعنی اللہ پاک تمہارے اَعْمال دیکھ رہا ہے۔ تم دُنیا میں 20 سال رہو یا 20 ہزار سال

1 ...بخاری، کتاب التمنی، باب مایکرہ من التمنی، صفحہ:1754، حدیث:7235۔

رہو، بات اَعمال کی ہے۔ دیکھا یہ جائے گا کہ تم نے اَعْمال کیسے کئے ہیں۔

معلوم ہوا؛ اَصْل اہمیت (*Value*) سانسوں کی نہیں، ہمارے اِس دُنیا میں موجود ہونے کی نہیں ہے، بلکہ اَصْل اہمیت اَعْمال کی ہے۔

کم عمر مگر بلند رُتبہ شخصیات

دیکھئے! ❁ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی ظاہِری عمر مبارَک 29 سال تھی [1] ❁ اِمام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ 47 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے [2] ❁ حضرت عمر بن عبدُالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ 40 سال زندہ رہے [3] ❁ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ لاکھوں شافعیوں کے اِمام ہیں، صرف 54 سال دُنیا میں رہے [4] ❁ امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے مُحَدِّث ہیں، بہت بڑے عالِم، فاضِل اور نہایت نیک بلکہ وَلِیِ کامل تھے، صِرْف 45 سال عمر پائی [5]

یہ کتنی بڑی بڑی شخصیات ہیں، بظاہِر دُنیا میں بہت کم عرصہ تشریف فرما رہے لیکن جنّت کمانے، اللہ پاک کو راضی کرنے میں مَصْرُوف رہے۔ دوسری طرف فرعون، ہامان، قارُون، نمرود اور شدّاد وغیرہ یہ بڑے بڑے کافِر ہوئے ہیں، اِن کی عمریں لمبی تھیں، نمرود کے متعلق آتا ہے کہ یہ 300 سال دُنیا میں رہا۔ اتنی لمبی زندگی...!! مگر کام جہنّم میں جانے والے۔ پتا چلا؛ اہمیت جو ہے، وہ دُنیا میں رہنے کی نہیں بلکہ یہاں رہ کر جو اَعْمال کئے ہیں، ان کی ہے۔

---

1 ...شرح زرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، جلد:4، صفحہ:336۔
2 ...تقریب التہذیب، حرف الحاء، صفحہ:240۔
3 ...طبقات ابن سعد، جلد:5، صفحہ:319۔
4 ...حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد:9، صفحہ:77۔
5 ...شرح صحیح مسلم لنووی، جلد:1 صفحہ:31 تا 36 ماخوذاً۔

نیک اعمال کی دُعا کرو...!!

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، سلام کے بعد دُعا دیتے ہوئے کہا: اللہ پاک آپ کو اس وقت تک زندہ رکھے جب تک زندہ رہنے میں آپ کے لیے بھلائی ہے۔

حضرت عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سوچ بڑی کمال تھی۔ ہم جیسوں کو کوئی لمبی زندگی کی دُعا دے دے تو اندر ہی اندر ایک خوشی ہوتی ہے، ذِہن میں خیال آتا ہے کہ ایسی نیک ہستی نے لمبی زندگی کی دُعا دی ہے، اب تو میں 100 سال جیوں گا (خیر! ایسے خیال آنے میں بھی کوئی بُرائی نہیں ہے، حضرت عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سوچ دیکھئے!) آپ نے فورًا فرمایا: مجھے یوں دُعا دو: اللہ پاک آپ کو پاکیزہ زندگی عطا کرے اور اچھوں کے ساتھ حشر کرے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی ایسی سوچ عطا فرمائے۔ بہر حال! ہم نے تَوَجُّہ زندگی کی لمبائی پر نہیں رکھنی، تَوَجُّہ اَعْمال پر رکھنی ہے۔

اچھا کون ہے؟

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سُوال ہوا: یَا رَسُولَ اللہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ یعنی یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: مَنۡ طَالَ عُمُرُہٗ وحَسُنَ عَمَلُہٗ یعنی جس کی عمر لمبی اور اَعْمال اچھے ہوں، وہ بندہ بہترین ہے۔ پھر سوال ہوا: أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ یعنی بُرا بندہ کون ہے؟ فرمایا: مَنۡ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ

(1)... حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، صفحہ: 341 با تغییر۔

عَمَلُہٗ یعنی جس کی زندگی لمبی اور اَعْمال بُرے ہوں، وہ بُرا بندہ ہے۔[1]

زندگی کی 4 اقسام

معلوم ہوا؛ لمبی زندگی بھی اچھی ہے اور لمبی زندگی کی خواہش بھی بہت اچھی ہے جبکہ اَعْمال اچھے ہوں، نیکیاں کمانے، اپنے رَبِّ کریم کو منانے کے لیے لمبی زندگی کی خواہش کی جائے۔ اگر اعمال بُرے ہیں، پھر لمبی زندگی وبالِ جان بن جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی کا رُخ درست رکھیں۔ حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیا کی زندگی 4 قسم کی ہے: (1): دُنیوی؛ کہ محض دُنیا سے محبّت کے سبب زندگی گزارے (2): نفسانی؛ جو محض نفسانی خواہشات کی تکمیل میں گزرے (3): شیطانی؛ جو شیطان کی پیروی میں فسادات پھیلاتے گزرے (4): رحمانی؛ کہ جو اللہ و رسول کی رضا چاہتے ہوئے نیکیاں کمانے میں گزرے۔ پہلی 3 قسم کی زندگی اَصْل میں زندگی نہیں بلکہ دِل کی موت ہے۔ **رحمانی زندگی اصل زندگی ہے۔** یہ زندگی کا وہ درست طرزِ عمل ہے جس کے لیے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم رحمانی زندگی گزاریں، یعنی اپنی پُوری زندگی اللہ و رسول کی فرمانبرداری میں بسر کریں۔ ایسی زندگی ہو اور لمبی نصیب ہو جائے، پھر تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔

جنّت میں پہلے جانے کا سبب

بہت بلند رُتبہ صحابیٔ رسول، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: 1 مرتبہ 2 شخص بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئے، دونوں نے کلمہ پڑھا اور درجۂ صحابیت پر فائِز ہو گئے،

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی طول العمر المؤمن، صفحہ: 557، حدیث: 2330۔

(دونوں ہی نیک، پرہیز گار تھے، البتہ) ان میں سے ایک عِبَادت وریاضت میں بہت زیادہ محنت کیا کرتے تھے، چنانچہ جو زیادہ عبادت گزار تھے، یہ ایک مرتبہ کسی غزوے میں شریک ہوئے اور شہید ہوگئے۔ پِھر ایک سال کے بعد دوسرے صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا بھی اِنتقال ہو گیا۔

حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ان دونوں کے دُنیا سے جانے کے بعد ایک رات میں نے خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں جنّت کے دروازے پر کھڑا ہوں، یہ دونوں صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہما بھی وہیں موجود تھے، اتنے میں جنّت کے اندر سے کوئی باہَر آیا اور وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ جن کا اِنتقال ایک سال بعد ہوا تھا، اِنہیں لے کر جنّت میں چلا گیا، تھوڑی دیر کے بعد پِھر وہ باہر آیا اور وہ صحابی جو ایک سال پہلے شہید ہوئے تھے، اب کی بار انہیں لے کر جنّت میں داخِل ہو گیا۔

صبح ہوئی تو حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنا خواب صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو سُنایا، سب حیران تھے، جب یہ بات سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے صحابہ! تمہیں حیرانی کس بات کی ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایک صحابی زیادہ عبادت گزار تھے، پِھر انہیں شہادت کا رُتبہ بھی مِلا، اس کے باوُجُود وہ بعد میں جنّت میں داخِل ہوئے اور دوسرے صحابی جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا، وہ پہلے جنّت میں داخِل ہوگئے، اس کا سبب کیا ہے؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا یہ دوسرے صحابی ایک سال زیادہ زِندہ نہیں رہے؟ عرض کی: جی ہاں، رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اُس نے شہید ہونے والے کی نسبت ایک سال رمضان کے روزے زیادہ نہیں رکھے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، رکھے ہیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پھر پوچھا: کیا اس بعد میں وفات پانے والے صحابی نے اتنے سجدے زیادہ نہیں کیے؟ عرض کیا: جی ہاں، کیے ہیں۔ اِس پر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بس اسی وجہ سے ان دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے۔[1]

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ | کروں تیری حمدو ثنا یاالٰہی!
مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی![2]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! کیسی کرم نوازی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس طرح کی لمبی زندگی کی ہم تمنّا کریں۔ عمر لمبی ہو اور اَعمال جنّت میں لے جانے والے ہوں۔ ایسی زندگی کے فضائل کیا ہیں؟ سنیئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل باغ باغ ہو جائے گا۔

اللہ کا محبوب بندہ

حدیثِ قُدسی ہے: حضرت عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ❁میری تقدیر پر اِیمان لانے والا ❁میرے لکھے پر راضی رہنے والا ❁میرے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا اور ❁میری رضا کی خاطِر اپنی نفسانی شہوات کو ترک کرنے والا نوجوان میری بارگاہ میں میرے بعض فِرِشتوں کی مانند ہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ جو زندگی اللہ پاک کی رضا کے لیے گزارے، دِل میں نفسانی

1 ...ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا، صفحہ: 631، حدیث: 3925۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔
3 ...جمع الجوامع، جلد: 9، صفحہ: 276، حدیث 28714۔

خواہشات اُبھرتی ہیں، دِل کرتا ہے کہ میں بھی سوشل میڈیا چلاؤں، فلمیں ڈرامے دیکھوں، خُوب مزے کروں مگر وہ اللہ پاک کی رضا کی خاطِر اِن نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ایسا نوجوان میری بارگاہ میں فرشتوں جیسا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے اِنسان بننا | مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

70 صِدِّیقین کا ثواب پانے والا

خادِمِ رسول، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ روایت فرماتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے نوجوان سے اللہ پاک فرماتا ہے: **تیرے لیے 70 صِدِّیقوں کے برابر ثواب ہے۔**(1)

اللہ پاک کا حقیقی بندہ

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اپنی مخلوق میں اُس خوبصورت نوجوان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے، جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو اللہ پاک کی عبادت میں صَرف کر دیا ہو، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتا اور ارشاد فرماتا ہے: یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔(2)

اسلام میں بوڑھا ہونے کے فضائل

مَحبوبِ ربّ، شہنشاہ عرب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: سفید بال نہ اُکھاڑو کیونکہ

---

1 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ...الخ، صفحہ:78، حدیث:228، دارالکتب العلمیہ۔
2 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ...الخ، صفحہ:78، حدیث:229، دارالکتب العلمیہ۔

وہ مسلمان کا نور ہے، جو شخص اِسلام میں بوڑھا ہوا اللہ پاک اُس کے لیے نیکی لکھے گا اور خطا مِٹا دے گا اور دَرَجہ بلند کرے گا۔ (1)

بڑھاپا نُور ہو جائے گا

حضرت کَعْب بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایَت ہے کہ حضور پُر نور، رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: جو اِسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بُڑھاپا اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔ (2)

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جَوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا، موت جس دَم آ گئی

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہم سب کو اِیمان و عافیت والی لمبی زندگی نصیب فرمائے، خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ ۞ موت سے گھبرانا ایک عیب ہے، ہمیں یہ عیب اپنے اندر سے مٹانا چاہئے، موت اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا ذریعہ ہے، لِہٰذا اِس کے لئے خوشی سے تیار رہنا اچھا ہے۔ ہاں! گناہ بہت ہیں، پکڑ کا خوف ہے، اس کے لئے توبہ کریں، گناہوں سے پاک ہوں، آخرت کی تیاری کریں ۞ دوسری بات یہ کہ لمبی زندگی کی فضیلت ہے مگر اس کے لئے جس کے اعمال اچھے ہوں، ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی رضا والے کاموں میں مصروف رہیں، جتنی جینے کی خواہش کرتے ہیں، اس سے زیادہ تمنّا اور تَوَجُّہ نیک اعمال کی طرف کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر لمبی زندگی بھی نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الترجل، باب فی نتف الشیب، صفحہ: 658، حدیث: 2402۔

2 ...ترمِذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ...الخ، صفحہ: 415، حدیث: 1634۔

الْکَرِیْم! وارے نیارے ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔
آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارالافتاء اہلسنت ایپلی کیشن

دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Dar-ul-Ifta Ahlesunnat*** (دارُالافتاء اہلسنت)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں ❁ احکامِ تجارت ❁ فرض علوم کورس ❁ اور تجارت کورس بھی اس ایپلی کیشن میں شامِل ہے۔ آپ بھی اس ایپلی کیشن سے علمِ دین کا فیضان حاصل کریں اور اپنے دوستوں کو بھی شئیر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: ہر عمر کے بچے کا پیشاب ناپاک ہے۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ درست مسئلہ ذہن میں بٹھا لیجئے! جس طرح بڑوں کا پیشاب ناپاک ہے، اسی طرح دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی ناپاک ہی ہے، چاہے دودھ پیتا بچہ 1 دن

کاہی کیوں نہ ہو۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تھکن دُور کرنے کا روحانی علاج

یَاقُدُّوْسُ

جو کوئی (چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے) یَاقُدُّوْسُ کا وِرد کرتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تھکن سے محفوظ رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... بہار شریعت، جلد:1، حصہ:2، صفحہ:390 بتغییر قلیل۔
2 ... گھریلو علاج، صفحہ:99۔